الحق کے سوالنامہ کے جواب میں

سلسلہ نمبر ۱۱ — ۱۴

میری علمی و مطالعاتی زندگی

★ علامہ مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

★ مولانا اطہر علی صاحب۔ مشرقی پاکستان کشور گنج۔

آج یکم ستمبر ہے، پندرہ یوم کی رخصت بوجہ ضعف و مرض کے لی گئی ہے، ورنہ آج جامعہ میں حاضر ہونا تھا۔ آپ کے سوالات کا جواب آج لکھ کر ارسال کر رہا ہوں۔ لیکن مختصر دورِ عقلیت اور افرنجیت کے لئے آٹھ مصنفین کی کتابیں مفید ہیں۔ امام غزالیؒ۔ امام شاطبیؒ۔ حافظ ابن تیمیہؒ۔ حافظ ابن قیمؒ اور ان چار کے بعد شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ عبدالعزیزؒ۔ شاہ اسمٰعیلؒ۔ مولانا محمد قاسمؒ ان آٹھ حضرات کی تصنیفات اہم ترین ہیں۔ ان حضرات کی تالیفات و سوانح اپنی جگہ معلوم و مشہور ہیں۔ امام غزالی کی احیاء العلوم[1]، مکاتیب غزالی[2]، والتبر المسبوک[3] فی نصائح الملوک علی ہامش کتاب سراج الملوک لابی بکر (الطرطوشی) المضنون[4] بہ علی غیر اہلہ۔ معارج القدس[5]۔ التفرقہ بین[6] الاسلام والزندقہ۔ قاصم[7] الباطنیہ۔ امام شاطبی کی کتاب الموافقات[8]۔ والاعتصام[9] امام ابن تیمیہ کی کتاب۔ منہاج السنۃ[10] النبویہ فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ، وکتاب[11] موافقۃ المعقول لصریح المنقول الحسبۃ فی الاسلام۔ السیاسۃ[12] الشرعیہ فی اصلاح الراعی والرعیہ الصارم[13] المسلول امام ابن قیم کی کتاب شفاء العلیل[14] فی القضاء والقدر والتعلیل۔ کتاب[15] الروح حادی[16] الارواح الی بلاد الافراح۔ اعلام[17] الموقعین۔ احکام[18] اہل الذمۃ۔ طرق[19] الحکمیہ فی السیاست الشرعیہ شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ[20] اللہ البالغہ۔ ازالۃ[21] الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔ الفوز[22] الکبیر۔ البدور[23] البازغۃ۔ الخیر الکثیر[24]۔ عقد الجید[25] فی الاجتہاد والتقلید۔ الانصاف[26] فی بیان سبب الاختلاف۔ شاہ عبدالعزیزؒ کی تفسیر فتح العزیز[27]۔ فتاوی عزیزیہ[28]۔ بستان[29] المحدثین۔ کمالات[30] عزیزی۔ شاہ اسمٰعیل کی کتاب عبقات[31] منصب امامت[32] الصراط[33] المستقیم۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی تقریر دلپذیر[34]۔ آب حیات[35]، حجۃ الاسلام[36]، قبلہ نما[37] —— ان کتابوں سے میں متاثر ہوا۔ اور ان سے میری لوح حیات پہ یہ نقوش ثبت ہوئے

کہ نبی امی علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت حکم و اسرار کا مخزن ہے اور حقیقی حکمت و فلسفے کا گنجینہ ہے۔

(ب) ان کتابوں اور مصنفین کی تفصیلی خصوصیات کے لئے دفتر درکار ہے۔ ان سب میں اجمالی مشترک خصوصیات یہ ہیں۔ ۱۔ دینی احکام کی ایسی تشریح کرنا جس سے دل و دماغ متاثر ہو سکے۔ ۲۔ احکام شرع کے عمیق فلسفہ اور اصول دین کے غامض حکمتوں سے پردہ ہٹانا۔ ۳۔ عقل پرستوں کی عقلی کجی کو دور کرنا اور ان کو صحیح راہ پر لانا۔ ۴۔ دور حاضر کی ضرورتوں کے مقتضیات کے مطابق اسلامی حقائق کی تعبیر کرنا۔ ۵۔ بیان میں تفہیم و تسلیم دونو پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا کہ اسلامی مسئلہ کو سمجھایا بھی جائے اور منوایا بھی جائے۔ صرف مناظرانہ انداز میں مخاطب کو لاجواب کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کہ ایسا کرنے میں کوئی خاص فائدہ نہیں یہی اسلوب کتاب و سنت کا ہے۔

(ج) تقریر و تحریر دو عظیم نعمتیں ہیں اور ذہنی انقلاب اور اصلاح بشری کے اہم ذرائع ہیں اس لئے تقریری اور تحریری دنیا کے حسن و قبح کا صحیح معیار میرے نزدیک عوامی جذبات کی پرستش نہیں ہونا چاہئے۔ وہ جرائد و مجلات کی فروخت کے لئے نفع بخش کیوں نہ ہوں۔ بلکہ حسن کا صحیح معیار ذہنی و فکری اصلاح ہے کہ لوح فکر سے غلط نظریات کو معقول دلائل کے ذریعے مٹایا جائے اور حق اور صواب کو اس پر نقش کیا جائے۔ اگرچہ تجارتی معیار کے لحاظ سے اس میں خسارہ ہو۔ تجارت باقیہ تجارت فانیہ سے بدرجہا بہتر ہے۔ ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق۔ اس قسم کے جرائد مغربی پاکستان میں بینات، الحق، البلاغ، انوار مدینہ ہیں۔

(د) میرے اساتذہ کرام میں سے کوئی زندہ نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اثر جو میری زندگی پر پڑا وہ میرے سب سے بڑے اور آخری شیخ و استاد حضرت شیخ الاسلام مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری ہیں جن کے تبحر علمی و تقویٰ عملی سے میں بے حد متاثر ہوا، اور اب تک ہوں اور رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ذات تعریف سے بالاتر ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت کے متعلق یہ جملہ درست تحریر فرمایا۔ ما رئیت مثلہ قط ولا ھو رای مثل نفسہ۔ نہیں نے اسکی نظیر دیکھی اور نہ خود انہوں نے اپنی نظیر دیکھی۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ مولانا انور شاہ صاحب جیسے عالم کا اسلام پر ہونا اسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس تھے۔

(ھ) اکابر اساتذہ دارالعلوم اور خاک دارالعلوم کی امتیازی شان بصیرت سے متعلق ہے۔ نہ بصر سے ان حضرات میں علم ظاہری اور باطنی جمع تھے۔ ان کی ذات جامع الکمالات تھی۔

(ف)۔ ان کمالات کا محرر پر کچھ اثر تو نہیں ہے، البتہ ان حضرات سے مناسبت مزید پیدا ہوئی ہے۔

(ز) جدید مسائل و حوادث کے لئے ۱۔ کتاب روح الدین الاسلامی لعبد الفتاح
۲۔ المقارنات التشریعیہ بین القوانین الوضعیہ المدنیہ والتشریع الاسلامی للسید عبداللہ۔
۳۔ قصۃ الایمان بین الفلسفۃ والعلم والقرآن لابن ندیم الجسر والرسالۃ الحمیدیہ لحسین الافندی۔

(ح)، قادیانیت کی تردید میں بہترین کتاب قادیانی مذہب الیاس برنی ایم اے کی ہے جو ہزار صفحات یا زیادہ پر مشتمل ہے۔ اور خود مرزا صاحب کی تحریرات سے قادیانیت کی تردید ہے۔ یہ اس مذہب جدید کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ انکارِ حدیث پر کافی رسائل و کتابیں لکھی گئی ہیں۔ سب اپنی موضوع میں کسی حد تک مفید ہیں۔ آپ انتخاب کریں۔

(ط) معاشی مسائل اور سائنٹیفک مسائل پر مکمل کتاب لکھنے کی ضرورت باقی ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن مولانا مناظر احسن گیلانی کی کتابیں بھی مفید ہیں۔ لیکن ابھی عملی حل کے لئے خلا باقی ہے۔ سائنس اور اسلام پر میں نے کچھ لکھا ہے۔ لیکن ہجوم امراض نے تعویق میں ڈال دی، لہذا تکمیل نہ ہو سکی۔

(سقوطِ بنگال سے پہلے)　　مولانا اطہر علی صاحب

محبی و مشفقی مولانا سمیع الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — کئی روز ہوتے عنایت نامہ پہنچا از حد مصروفیت صبح سے رات دس گیارہ بجے تک وہ بھی مختلف الجہات امور مہمہ کو انجام دینا، جیسے کہا جاتا ہے کہ سانس لینے کی فرصت نہیں اور ضعف پیری کے ساتھ ضعف حافظ کا لازم ہے۔ نیز فرصت مطلق نہیں کہ سوچ کر سوالات مرسلہ کا تشفی بخش جواب دوں، مزید آں جبکہ اہل فضل و کمال اکابر کے خاکپا ہونیکا بھی اہل نہیں ہے

دست کوتاہ خود مشر مسارم
کہ از بالا بلنداں شرمسارم

مجھے اگر قابل خطاب ہی نہ سمجھا جاتا تو نقائص کا بھانڈا تو نہ پھوٹتا۔ اور جب اس عمر کا طبعی خاصہ ہی لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔ ہے۔ لھذا مختصر جواب مجمل یہ ہے: اساتذہ میں سے برائے نام جو کچھ علمی فیض پہنچا وہ امام العصر علامہ دہر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری قدس اللہ اسرارھم کی ذرہ نوازی ہے۔

باقی صفحہ ۳۵ پر